باب: 5 پاکستان کا حکومتی ڈھانچہ اور اچھا نظام حکومت

سوالات کی فہرست

سوال نمبر 1۔ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے پانچ فرائض بیان کیجئے۔

سوال نمبر 2۔ وفاقی انتظامیہ کے ڈھانچے کی وضاحت کیجئے۔

سوال نمبر 3۔ 2001ء کے مقامی حکومت کے نظام کا پس منظر کیا ہے؟ اس نظام میں اختیارات کی تقسیم نچلی سطح تک کیسے کی گئی ہے؟

سوال نمبر 4۔ اچھے نظام حکومت کی دس خصوصیات بیان کیجئے۔

سوال نمبر 5۔ حضرت عمرؓ کے دور کی انتظامیہ کی خصوصیات بیان کیجئے۔

سوال نمبر 5۔ اچھے نظام حکومت میں کون کون سی رکاوٹیں حائل ہیں؟ نیز ان رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے کس قسم کے اقدامات کرنے چاہئیں؟

سوال نمبر 7۔ صوبائی انتظامیہ کا ڈھانچہ کیا ہے؟ اس میں شامل مختلف اہم عہدیدار اپنے کیا فرائض سرانجام دیتے ہیں؟

سوالات کے مختصر جوابات (مشقی / اضافی)

کثیرالانتخابی جوابات (مشقی / اضافی)

taleemcity.com

سوال نمبر 1: مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے پانچ فرائض بیان کیجئے۔

جواب:

مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)

پاکستان کی مقننہ کو مجلس شوریٰ کہتے ہیں جو دو ایوانوں پر مشتمل ہے۔ یعنی ایوان زیریں یا قومی اسمبلی اور دوا یوانی بالا یا سینٹ۔

قومی اسمبلی:

ایوان زیریں یعنی قومی اسمبلی کے ارکان کی تعداد 342 ہے۔ عام نشستوں کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے۔ پنجاب 148، سندھ 61، سرحد 35، بلوچستان 14، اسلام آباد 2، قبائلی علاقے 12، خواتین 60 اور اقلیتیں 10۔ قومی اسمبلی کے ممبران کا انتخاب 5 سال کے لئے بالغ رائے دہی کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

سینٹ:

ایوان بالا یعنی سینٹ کے کل ارکان کی تعداد 100 ہے۔ سینٹ میں صوبوں کو برابری نمائندگی دی جاتی ہے۔ یعنی ہر صوبہ سے 22 بشمول ٹیکنو کریٹ و خواتین، اسلام آباد سے 4 بشمول ایک عالم دین اور ایک عورت اور قبائلی علاقے سے 8 کا انتخاب ہوتا ہوے۔ ان ارکان کا انتخاب 6 سال کے لئے متعلقہ صوبائی اسمبلیاں متناسب نمائندگی کی بنیاد پر کرتی ہیں۔ ان میں آدھے ارکان ہر تین سال کے بعد ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں اور ان کی جگہ نئے ارکان کا انتخاب ہوتا ہے۔

مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے فرائض

مجلس شوریٰ کے دونوں ایوانوں کو قانون سازی میں برابر کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں، لیکن مالی امور میں قومی اسمبلی زیادہ بااختیار ہے۔ یعنی بجٹ کی منظوری صرف قومی اسمبلی کا کام ہے۔ اس کے فرائض درج ذیل ہیں۔

قانون سازی:

مجلس شوریٰ ملک کے لئے قوانین بناتی ہے۔ دونوں ایوانوں کو اس ضمن میں برابر کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ یعنی ایک بل ایک ایوان سے پاس ہونے کے بعد دوسرے ایوان کے پاس جاتا ہے یا اگر دوسرے ایوان مخصوص بل کو پہلے پاس کرتا ہے تو وہ پہلے ایوان کے پاس منظوری کے لئے جاتا ہے۔ وفاقی امور کی لسٹ میں مجلس شوریٰ کو قانون سازی کا پورا اختیار حاصل ہے۔ مشترکہ امور کی لسٹ میں سے بھی وفاقی پارلیمنٹ قانون بنا سکتی ہے۔

انتظامیہ کی نگرانی:

مجلس شوریٰ انتظامیہ پر کنٹرول کی مجاز ہوتی ہے۔ وزیراعظم اور اس کی کابینہ پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔ وقفہ سوالات کے دوران وزراء انفرادی یا اجتماعی طور پر سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ وزیراعظم اور اس کی کابینہ اس وقت تک اپنے فرائض سرانجام دے سکتے ہیں جب تک انہیں مقننہ کا اعتماد حاصل ہوتا ہے۔

مالیاتی اختیارات:

پارلیمنٹ کا ایوان زیریں یعنی قومی اسمبلی ہر سال بجٹ پاس کرتی ہے۔ پارلیمنٹ کی منظوری کے بعد حکومت قومی خزانے سے ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کر سکتی۔ اس طرح حکومت کو نئے ٹیکس لگانے یا ٹیکس کو ختم کرنے کے لئے پارلیمنٹ سے منظوری لینی پڑتی ہے۔

عدالتی اختیارات:

پارلیمنٹ کے دونوں ایوان سپریم کورٹ کے ججوں کی تعداد مقرر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی سروس کے متعلقہ امور کی بھی منظوری دیتے ہیں۔

انتخابی اختیارات:

مجلس شوریٰ کے دونوں ایوان مل کر صدر کا انتخاب کرتے ہیں۔ وزیراعظم کا انتخاب قومی اسمبلی کرتی ہے۔ اس کے علاوہ سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا انتخاب قومی اسمبلی اور سینٹ بالترتیب کرتے ہیں۔

آئین میں ترمیم:

مجلس شوریٰ کے دونوں ایوان آئین میں ترمیم کر سکتے ہیں، لیکن ترمیم کرتے وقت ہر ایوان کے کل ارکان کی تعداد کی اکثریت کی منظوری لازمی ہوتی ہے۔ دونوں ایوان مشترکہ اجلاس میں بھی آئین میں ترمیم کر سکتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سوال نمبر 2: وفاقی انتظامیہ کے ڈھانچے کی وضاحت کیجئے۔

جواب:

وفاقی انتظامیہ کے ڈھانچے کی وضاحت

وفاقی انتظامیہ کے ڈھانچے کی وضاحت ذیل میں کی جاتی ہے۔

صدر کا سیکرٹریٹ:

صدر کا سیکرٹریٹ اسلام آباد میں ہے اور صدر پاکستان کے زیر انتظام کام کر رہا ہے جو وزیراعظم کے سیکرٹریٹ اور مرکزی سیکرٹریٹ سے رابطہ رکھتا ہے۔ ان سے اطلاعات وصول کرتا ہے اور ان کو ہدایات جاری کرتا ہے۔

وزیراعظم کا سیکرٹریٹ:

وفاقی حکومت میں انتظامیہ کا سب سے بڑا دفتر وزیراعظم کا سیکرٹریٹ ہوتا ہے جو تمام انتظامی دفاتر کی نگرانی کرتا ہے اور وفاقی حکومت کے انتظامی امور کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس کا سربراہ وزیراعظم ہوتا ہے، وزیراعظم انتظامیہ کی کارکردگی کے لئے پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔

مرکزی سیکرٹریٹ:

مرکزی سیکرٹریٹ تمام وزارتوں اور ڈویژنوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

وزارت:

وزارت ایک یا ایک سے زیادہ ڈویژنوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ وزارت کا اہم کام پالیسیاں بنانا اور ان کو لاگو کرنا ہوتا ہے۔ وزارت کا سیاسی سربراہ وفاقی وزیر ہوتا ہے، جبکہ انتظامی سربراہ سیکرٹری ہوتا ہے جو 22 گریڈ کا آفیسر ہوتا ہے۔ وفاقی وزیر، وزارت اور وزیراعظم کے درمیان رابطہ کا کام کرتا ہے۔ یعنی وہ وزارت کی کارکردگی سے وزیراعظم کو وقتاً فوقتاً آگاہ کرتا رہتا ہے۔

ڈویژن:

ڈویژن وزارت کی طرح ایک مکمل انتظامی اکائی ہوتی ہے اور وزارت ہی کی طرح اپنے فرائض سرانجام دیتی ہے۔ اس کا سیاسی سربراہ وزیر مملکت ہوتا ہے، جبکہ انتظامی سربراہ ایڈیشنل سیکرٹری ہوتا ہے جو 21 ویں گریڈ کا آفیسر ہوتا ہے۔ وزیر مملکت بھی وزیر اعظم اور ڈویژن کے درمیان رابطہ کا کام کرتا ہے۔

منسلکہ محکمہ:

ہر وزارت یا ڈویژن میں ایک یا ایک سے زیادہ محکمے ہوتے ہیں۔ منسلکہ محکمہ کا براہ راست تعلق ڈویژن یا وزارت سے ہوتا ہے اور پالیسیاں بنانے میں ان کی مدد کرتا ہے۔ ان پالیسیوں کے لاگو کرنے کا اختیار بھی ان کے پاس ہوتا ہے۔

ماتحت دفتر:

ہر منسلکہ محکمہ کے ساتھ کئی ماتحت دفاتر بھی ہوتے ہیں جو ذیلی دفاتر کہلاتے ہیں۔ یہ ذیلی دفاتر خاص فرائض سرانجام دیتے ہیں اور تمام سرگرمیاں انجام دینے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ماتحت دفتر کا سربراہ ڈائریکٹر یا ایڈمنسٹریٹر کہلاتا ہے۔

خودمختار اور نیم خودمختار ادارے:

ہر وزارت یا ڈویژن کے زیر نگرانی بے شمار خودمختار اور نیم خودمختار ادارے ہوتے ہیں۔ یہ ادارے جلد فیصلے کرتے ہیں اور ترقی میں مفید کردار سرانجام دیتے ہیں۔ آج کل پاکستان میں ان اداروں کی تعداد بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

اہم وفاقی عہدیدار

صدر پاکستان:

ملک کا سربراہ صدر پاکستان ہوتا ہے جس کا انتخاب دونوں ایوانوں کے ارکان اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان پانچ سال کے لئے کرتے ہیں۔

وزیر اعظم:

وزیر اعظم وفاقی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔ اس کا انتخاب قومی اسمبلی پانچ سال کے لئے کرتی ہے۔ اس کی مدد کے لئے وفاقی کابینہ ہوتی ہے۔

وفاقی کابینہ:

وفاقی کابینہ وزیر اعظم اور وزراء پر مشتمل ہوتی ہے جو کہ وفاقی حکومت کے تمام امور چلاتی ہے۔

وفاقی وزیر:

وفاقی وزیر وزارت کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے جو وزارت اور وزیر اعظم کے درمیان ایک رابطہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

وزیر مملکت:

وزیر مملکت ڈویژن کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے جو اپنی ڈویژن اور وزیر اعظم کے درمیان رابطہ کے طور پر کام کرتا ہے۔

سیکرٹری:

وزارت کا انتظامی سربراہ سیکرٹری ہوتا ہے جو کہ وفاقی حکومت کا گریڈ 22 کا ملازم ہوتا ہے۔

taleemcity.com

ایڈیشنل سیکرٹری:

ڈویژن کا انتظامی سربراہ ایڈیشنل سیکرٹری ہوتا ہے جو کہ گریڈ 21 کا وفاقی حکومت کا ملازم ہوتا ہے۔

جوائنٹ سیکرٹری:

جوائنٹ سیکرٹری وفاقی حکومت کا گریڈ 20 کا آفیسر ہوتا ہے اور ایڈیشنل سیکرٹری سے جونیئر ہوتا ہے۔

ڈپٹی سیکرٹری:

ڈپٹی سیکرٹری وفاقی حکومت کا گریڈ 19 کا آفیسر ہوتا ہے، عام طور پر اپنی برانچ کا انچارج ہوتا ہے۔

سیکشن آفیسر:

سیکشن آفیسر گریڈ 17 یا 18 کا وفاقی حکومت کا آفیسر ہوتا ہے اور اپنے سیکشن کا انچارج ہوتا ہے۔

سپریم کورٹ:

وفاق کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ ہے۔ سپریم کورٹ چیف جسٹس اور ججوں پر مشتمل ہوتی ہے جن کی تعداد پارلیمنٹ مقرر کرتی ہے۔ چیف جسٹس کا انتخاب صدر پاکستان کرتا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سوال نمبر 3: 2001ء کے مقامی حکومت کے نظام کا پس منظر کیا ہے؟ اس نظام میں اختیارات کی تقسیم نچلی سطح تک کیسے کی گئی ہے؟

جواب:

مقامی حکومتوں کے نظام کا پس منظر

پاکستان کے قیام سے قبل جنوبی ایشیا میں مقامی حکومتوں کا نظام وائسرائے لارڈ رپن نے 1884ء میں ایک ایکٹ کے ذریعے نافذ کیا۔ جن کے ذمے مقامی لوگوں کے مسائل حل کرنا تھے۔ صدر ایوب خاں نے بنیادی جمہوریتوں کا حکم نامہ 27 اکتوبر 1959ء کو جاری کیا جس کے مطابق پاکستان میں مقامی حکومتوں کا ایک نظام لاگو کیا گیا جسے ''بنیادی جمہوریت'' کا نام دیا گیا۔ جس کا اہم مقصد یہ تھا کہ اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی اور عوام کے مسائل کا حل بنیادی سطح پر ان کے اپنے نمائندوں کے ذریعے کیا جائے۔ مشرقی پاکستان الگ ہو گیا تو مغربی پاکستان میں حکومت ذوالفقار علی بھٹو کے حوالے کر دی گئی۔ بھٹو سیاسی عمل کے ذریعے مقامی حکومتوں کو قائم کرنے میں ناکام رہا۔ ضیاء الحق کے برسر اقتدار آنے کے بعد مقامی حکومتوں کے نظام کو دوبارہ نافذ کیا گیا اور مقامی حکومتوں کے انتخابات دو دفعہ کروائے گئے۔ سابقہ صدر پاکستان پرویز مشرف نے نئے نظام کے تحت مرحلہ وار انتخاب دسمبر 2000ء اور اگست 2001ء کے درمیان کروائے اور اس کا اجرا 14 اگست 2001ء کو کیا۔

اختیارات کی تقسیم:

مقامی حکومتوں کے موجودہ آرڈیننس 2001ء میں مقامی حکومتوں کو تین درجوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(الف) ضلعی حکومت۔ (ب) تحصیل یا ٹاؤن حکومت۔ (ج) یونین حکومت۔

ان کی تفصیلات درج ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔

ضلعی حکومت:

ضلعی حکومت ناظم، نائب ناظم، ضلع کونسل اور ضلعی انتظامیہ پر مشتمل ہوتی ہے جس کا سربراہ ناظم ہوتا ہے۔ ناظم کی مدد کے لئے ضلعی رابطہ آفیسر ڈی سی او (DCO) ہوتا ہے۔ ضلع ناظم اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ضلعی انتظامیہ صحیح طور پر کام کر رہی ہے۔ ضلعی انتظامیہ کا سربراہ ضلعی رابطہ آفیسر ڈی سی او (DCO) ہوتا ہے۔

ضلعی ناظم:

ناظم کا انتخاب پینل میں متعلقہ ضلع کے تمام کونسلر چار سال کے لئے کرتے ہیں۔ ناظم کے لئے ضروری ہے کہ وہ میٹرک پاس ہو، متعلقہ ضلع کا باشندہ ہو اور پچاس فیصد سے زیادہ ووٹ حاصل کرے۔ ناظم ضلعی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے اور ضلع میں سیاسی قیادت فراہم کرتا ہے۔ یہ ضلع کونسل سے منظور شدہ ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامعہ پہناتا ہے اور ضلع میں امن و امان قائم کرتا ہے۔ ضلع کے سالانہ ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی بھی اسی کی ذمہ داری ہے۔ وہ ضلع کونسل میں بجٹ پیش کرتا ہے اور ضلع میں دیگر سرگرمیاں سرانجام دیتا ہے۔

ضلعی نائب ناظم:

نائب ناظم کا انتخاب بھی متعلقہ ضلع کے تمام کونسلرز ناظم کے ساتھ بنائے گئے پینل میں چار سال کے لئے کرتے ہیں۔ نائب ناظم کی بھی کم از کم قابلیت میٹرک ہے۔ اپنے ضلع کا رہنے والا ہو اور کم از کم پچاس فیصد سے زیادہ ووٹ حاصل کرے۔ نائب ناظم ضلع کونسل کا سربراہ ہوتا ہے اور اس کے اجلاسوں کی صدارت کرتا ہے۔ وہ دوران اجلاس ہر قسم کا نظم و ضبط قائم رکھتا ہے۔

ضلع کونسل:

متعلقہ ضلع کے اندر تمام یونین کونسلوں کے ناظم بلحاظ عہدہ ضلع کونسل کے ممبر ہوتے ہیں۔ ضلع کونسل کے ارکان کی کل تعداد کی 33 فیصد نشستیں عورتوں کے لئے، پانچ فیصد کسانوں اور مزدوروں کے لئے اور پانچ فیصد اقلیتوں کے لئے مخصوص ہوتی ہیں۔

ضلعی انتظامیہ:

ضلعی انتظامیہ ایک رابطہ آفیسر کے ذریعے چلائی جاتی ہے جو گریڈ 19 یا 20 کا سرکاری ملازم ہوتا ہے۔ جس کی تقرری صوبائی حکومت کرتی ہے اور جسے ضلعی رابطہ آفیسر ڈی سی او کہا جاتا ہے۔ ضلعی رابطہ آفیسر کی معاونت کے لئے ہر محکمہ کا ایک سربراہ ہوتا ہے جسے ضلعی ایگزیکٹو آفیسر ای ڈی او کہا جاتا ہے۔
ضلعی انتظامیہ میں 12 محکمے ہوتے ہیں۔

ضلعی رابطہ آفیسر (ڈی سی او) کے فرائض:

1: ضلع کے تمام محکموں سے رابطہ رکھ کر ان کو قانون کے مطابق چلانا

2: ضلع میں مناسب منصوبہ بندی کرتے ہوئے ضلعی انتظامیہ کو مؤثر بنانا

3: ضلع کی نگران کمیٹیوں کو محکمہ سے متعلقہ اطلاعات بہم پہنچانا ہے۔

ضلعی ایگزیکٹو آفیسر (ای ڈی او) کے فرائض:

1: اپنے محکمہ کی کارکردگی کو بڑھاتا ہے۔

2: اپنے محکمے کی عوام کی خدمت کے ضمن میں کارکردگی کو بڑھاتا ہے۔

3: ضلع کی نگران کمیٹیوں کو محکمہ سے متعلقہ اطلاعات بہم پہنچاتا ہے۔

تحصیل یا ٹاؤن حکومت:

تحصیل حکومت میں ناظم، نائب ناظم، تحصیل یا ٹاؤن کونسل اور تحصیل یا ٹاؤن انتظامیہ شامل ہوتے ہیں

تحصیل ناظم و نائب ناظم:

ناظم و نائب ناظم ایک پینل کی صورت میں متعلقہ تحصیل یا ٹاؤن کے کونسلروں سے چار سال کے لئے منتخب ہوتے ہیں اور جن کی قابلیت میٹرک ہے۔ ناظم، تحصیل یا ٹاؤن حکومت کا سربراہ ہوتا ہے اور نائب ناظم تحصیل کونسل کا، ناظم کو اپنی تحصیل میں وہی اختیارات حاصل ہوتے ہیں جو ضلع میں ناظم کو حاصل ہوتے ہیں۔ یعنی وہ تحصیل میں تمام انتظامی اختیارات کا مالک ہوتا ہے۔

تحصیل یا ٹاؤن کونسل:

متعلقہ تحصیل یا ٹاؤن کی تمام یونین کونسلوں کے نائب ناظم بلحاظ عہدہ تحصیل یا ٹاؤن کونسل کے ممبر ہوتے ہیں اور تحصیل یا ٹاؤن کا نائب ناظم اس کا سربراہ ہوتا ہے۔ وہ اس کے اجلاسوں کی صدارت کرتا ہے۔ تحصیل یا ٹاؤن کونسل کو اپنی تحصیل یا ٹاؤن میں وہی اختیارات حاصل ہوتے ہیں جو ضلع کونسل کو ضلع میں۔

تحصیل یا ٹاؤن انتظامیہ:

تحصیل یا ٹاؤن انتظامیہ تحصیل میونسپل آفیسر ٹی ایم او اور چار تحصیل آفیسروں پر مشتمل ہوتی ہے جو کہ مندرجہ ذیل شعبوں کے حوالے سے معاملات کی نگرانی کرتے ہیں۔

1: میونسپل کی زمین اور جائیداد کا انتظام کرنا اور میونسپل قوانین کو لاگو کرنا

2: پانی، سیوریج، صفائی، سڑکوں اور سڑکوں پر روشنی کا بندوبست وغیرہ کرنا

3: میونسپل اور دیہی منصوبہ بندی، زمینوں کا استعمال اور سرکاری عمارات کا بندوبست کرنا

یونین حکومت:

یونین حکومت، ناظم، نائب ناظم، یونین کونسل اور یونین انتظامیہ پر مشتمل ہوتی ہے۔ شہری و دیہی علاقوں میں فرق ختم کر دیا گیا ہے اور مخصوص آبادی پر ایک یونین حکومت قائم کر دی گئی ہے۔

یونین ناظم و نائب ناظم:

ناظم و نائب ناظم کا انتخاب ایک پینل میں یونین کونسل کے عوام براہ راست کرتے ہیں۔ جن کی تعلیمی قابلیت میٹرک ہوتی ہے۔ ناظم یونین حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔ اس کو اپنی یونین میں وہی اختیارات حاصل ہوتے ہیں جو ضلعی ناظم کو ضلع میں ہوتے ہیں۔ نائب ناظم، ناظم کی غیر موجودگی میں بطور ناظم فرائض سرانجام دیتا ہے۔

یونین انتظامیہ:

یونین انتظامیہ میں تین سیکرٹری ہوتے ہیں جو یونین کونسل کا انتظام چلاتے ہیں۔ان میں سیکرٹری یونین کمیٹی، سیکرٹری فرائض متعلقہ میونسپل اور سیکرٹری دیہی ترقی شامل ہوتے ہیں۔ یہ ناظم کی نگرانی میں کام کرتے ہیں۔

یونین کونسل:

یونین کونسل کے ارکان کی کل تعداد 13 ہے، جن میں ایک ناظم، ایک نائب ناظم، چار مرد جنرل کونسلر، دو خواتین جنرل کونسلر، دو مرد مزدور اور کسان، دو خواتین مزدور اور کسان اور ایک نشست اقلیت کے لئے ہے۔عوام براہ راست یونین کونسل کے ارکان کا انتخاب کثیر رکنی حلقہ سے کرتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سوال نمبر 4: اچھے نظام حکومت کی دس خصوصیات بیان کیجئے۔

جواب:

اچھے نظام حکومت کی خصوصیات

کلکم راع و کلکم مسول عن رعیعہ

''تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے''۔ **(الحدیث)**

''اچھا نظام حکومت سے مراد حکومت کرنے کا ایسا فن ہے جس میں تمام عوامی فیصلے و دیگر حکومتی معاملات صاف شفاف طریقے سے سرانجام دیئے جائیں۔ حکومتی عہدیداروں کو اپنے اپنے عہدوں کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے۔ حکومت اور عوام کے درمیان قریبی تعلق قائم کیا جائے۔ اس نظام حکومت میں تمام معاشرتی و سیاسی گروہوں کو حکومت کے کاروبار میں برابر کا شریک ٹھہرایا جاتا ہے۔ پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر مل کر فلاحی کام کرتے ہیں''۔

اچھے نظام حکومت میں مندرجہ ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

عدل و انصاف کا قیام:

یہ نظام عدل و انصاف پر مبنی ہوتا ہے۔ کسی فرد یا طبقہ سے کسی قسم کی زیادتی نہیں کی جاتی اور ہر ایک کے ساتھ انصاف کا سلوک ہوتا ہے۔

جمہوری اقدار کا فروغ:

اس نظام میں جمہوری اقدار مثلاً مساوات، انصاف، برداشت اور آزادی وغیرہ کو فروغ دیا جاتا ہے۔ ظلم و تشدد کو ختم کر کے تمام لوگوں کو برابر کے انسانی حقوق دیئے جاتے ہیں۔

بدعنوانی کا خاتمہ:

اس نظام حکومت میں بدعنوانی کا مکمل خاتمہ کیا جاتا ہے۔ انتظامیہ ایمان دار ہوتی ہے اور ہر کام شفاف طریقے سے کرتی ہے۔ اگر انتظامیہ میں کوئی بدعنوان عنصر موجود ہو تو اسے نکال دیا جاتا ہے۔

taleemcity.com

خوشحال معاشرہ کا قیام:

اچھی انتظامیہ معاشرہ کو خوش حال اور ملک کو معاشی طور پر ترقی دیتی ہے۔ملک و معاشرہ کو پسماندہ رکھنا اچھی انتظامیہ کے اصولوں کے خلاف ہے۔

مکمل مذہبی آزادی:

اچھی انتظامیہ ملک میں مکمل آزادی کو فروغ دیتی ہے اور تمام مذہبی اقلیتوں کو ان کے مذاہب کے مطابق عبادات کی مکمل آزادی ہوتی ہے۔

استحصال سے پاک معاشرہ:

اچھی حکومت استحصال سے پاک معاشرہ قائم کرتی ہے۔یعنی کوئی طبقہ کسی دوسرے کا استحصال نہیں کرسکتا اور نہ ہی کسی طبقہ کو حق سے محروم رکھا جاسکتا ہے۔

ذمہ دار حکومت کا اصول:

اچھی حکومت ذمہ دار حکومت کا اصول اپناتی ہے اور خود کو عوام اور متعلقہ اداروں کے سامنے جوابدہ بناتی ہے، اسی طرح حکومت کا ہر کارندہ بھی اپنے فرائض کے لئے عوام کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔

احتساب کا اصول:

حکومت کے ہر کارندے کو احتساب کے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ہر ایک کی نااہلی اور لاپرواہی پر سزا دی جاتی ہے اور اس اصول کو اپنانے سے ایک صاف ستھری انتظامیہ معرض وجود میں آتی ہے۔

مناسب منصوبہ بندی:

اچھی انتظامیہ ملک وقوم کی ترقی کے لئے مناسب منصوبہ بندی کرتی ہے اور اس کو عملی جامہ پہناتی ہے۔

حکومت اور عوام میں رابطہ:

اچھی انتظامیہ حکومت اور عوام میں قریبی رابطہ پیدا کرتی ہے تاکہ حکومت عوام کے مسائل معلوم کرسکے اور ان کے لئے مناسب اقدام اٹھا سکے۔جس سے عوام کا حکومت پر اعتماد بڑھتا ہے۔

مہارت کا اصول:

اچھی حکومت مہارت کے اصول پر کام کرتی ہے۔یعنی جو فرد جس کام کا ماہر ہے اس کو وہی کام سونپا جاتا ہے جس سے حکومت کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

اسلامی حکومت، اچھی حکومت:

جب ہم اچھے نظام حکومت کو اسلامی حکومت کے اصول کے مطابق ناپتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی حکومت وہی فرائض سرانجام دے رہی ہے جو ایک اچھی انتظامیہ سرانجام دیتی ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ اسلامی حکومت ایک اچھی انتظامیہ ہوتی ہے جس میں عدل و انصاف کا قیام، جمہوری قدروں کا فروغ، بدعنوانی کا خاتمہ، خوشحال معاشرہ کا قیام، ذمہ دار حکومت کی تشکیل، سرکاری عہدیداروں کا احتساب، عوام کی بھلائی کے لئے مناسب منصوبہ بندی، اور عوام اور حکومت میں قریبی رابطے وغیرہ کے اصولوں کو اپنایا جاتا ہے۔یعنی اسلامی حکومت، اچھی حکومت کا نعم البدل ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سوال نمبر 5: حضرت عمرؓ کے دور کی انتظامیہ کی خصوصیات بیان کیجئے۔

جواب:

حضرت عمرؓ کا نظام حکومت

کلکم راع و کلکم مسول عن رعیتہ

''تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے''۔ (الحدیث)

حضرت عمرؓ اسلامی انتظامیہ اور اسلامی ریاست کے حقیقی بانی تھے۔ آپؓ نے انتظامیہ میں نئی اصلاحات نافذ کیں اور انتظامی نظریہ وعمل کا صحیح تصور پیش کیا۔

آپؓ نے انتظامیہ کو عوام کی خدمت کا لبادہ پہنایا۔ آپؓ نے جب کبھی کوئی گورنر یا سرکاری اہلکار مقرر کیا تو اس کو عوام کی خدمت کا درس دیا۔

حضرت عمرؓ نے حکومت پر جمہوریت کا صحیح رنگ چڑھایا کیونکہ تمام حکومتی معاملات مجلس شوریٰ میں زیر بحث آتے تھے اور متفقہ فیصلہ ہوتا تھا۔ آپؓ ہمیشہ نیک، قابل اعتماد افراد کو مجلس شوریٰ کے مشورہ کے بعد عارضی طور پر انتظامی عہدوں پر مقرر فرماتے تھے، اگر وہ اپنی اہلیت ثابت کرتا تو مستقل کر دیا جاتا ورنہ گھر بھیج دیا جاتا۔

حضرت عمرؓ حکام کا سخت احتساب کرتے تھے۔ آپؓ کا احتساب کا طریقہ بڑا انوکھا تھا۔ حج کے موقع پر تمام حکام کی حاضری ضروری ہوتی تھی، اگر عوام کو کسی کے خلاف کوئی شکایت ہوتی تو موقع پر ہی شکایت کا ازالہ کیا جاتا تھا۔ آپؓ کے دور حکومت میں تمام شہریوں کو برابر کے حقوق حاصل تھے۔ حضرت عمرؓ کا دور حکومت سنہری دور کہلاتا ہے۔

حضرت عمرؓ کے دور کی انتظامیہ کی خصوصیات

مجلس شوریٰ کا قیام:

آپؓ اپنے دور حکومت میں مجلس شوریٰ کا قیام عمل میں لائے۔ مجلس شوریٰ کے دو حصے تھے۔ مجلس شوریٰ خاص اور مجلس شوریٰ عام، مجلس شوریٰ خاص، کابینہ کے ارکان پر مشتمل تھی۔ مجلس شوریٰ عام، قبائل کے لیڈروں اور عام آدمیوں پر مشتمل ہوتی تھی۔ تمام فیصلے مشاورت سے کئے جاتے تھے۔

ریاست کی انتظامیہ ڈویژن میں تقسیم:

آپؓ نے تمام سلطنت اسلامیہ کو چودہ صوبوں میں تقسیم کیا تھا اور صوبوں کو مزید ضلعوں میں تقسیم کیا۔ یعنی تمام ملک کو مختلف انتظامی اکائیوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ آپؓ نے ہر صوبہ میں بہت سے سرکاری ملازمین مثلاً ولی، کاتب، کاتب الخراج، صاحب الاحادیث، صاحب البیت المال، قاضی اور عادل مقرر کر رکھے تھے۔

مرکزی حکومت:

آپؓ کے دور حکومت میں مرکزی حکومت بہت مضبوط تھی جس میں بے شمار محکمے تھے۔ ان میں قابل الذکر دیوان الجند، دیوان الانشاء، دیوان الخراج، وقف کا محکمہ اور شکایتی مرکز وغیرہ شامل تھے۔ مرکزی حکومت کے تمام محکمے عوام کی خدمت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔

انتظامیہ پالیسی:

حضرتؓ نے اپنے دور حکومت میں بہت سی انتظامی پالیسیاں بنائیں جن کا مختصراً ذکر حسب ذیل ہے۔

taleemcity.com

دروازہ کھلا رکھنے کی پالیسی:

حضرت عمرؓ نے عوام کے لئے دروازہ کھلا رکھنے کی پالیسی اپنائی ہوئی تھی۔ اپنے گورنر و دیگر اہل کاروں کو ہدایت دے رکھی تھی کہ عوام پر اپنے دروازے ہمیشہ کھلے رکھیں اور مظلوموں کی دادرسی کریں۔

احتساب پالیسی:

آپؓ کے دور میں کڑے احتساب کا بندوبست تھا۔ آپؓ جب بھی کسی کو حکومتی کارندہ مقرر کرتے تو لکھ کر تقرر نامہ و دیگر ہدایات و ذمہ داریاں دیتے۔ سرکاری افسر اپنے علاقہ میں جا کر لوگوں کو اکٹھا کرتا اور اپنا حکم نامہ پڑھ کر سناتا تاکہ لوگوں کو اس کی ذمہ داریاں معلوم ہو جائیں۔ تقرر کے وقت اس کی جائیداد وغیرہ کا ریکارڈ بھی رکھا جاتا تھا۔ اس میں اضافہ کی شکل میں مذکورہ عہدیدار کو اپنے عہدے سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا اور تمام جائیداد بحق سرکار ضبط بھی کی جاتی تھی۔ ہر کارندے کو ہدایت تھی کہ نہ تو وہ گھوڑے پر سوار ہوگا، نہ عمدہ کپڑا پہنے گا اور نہ ہی دروازے پر دربان بٹھائے گا۔

زمین کے متعلق پالیسی:

آپؓ نے جاگیردارانہ نظام کو ختم کر کے تمام زمین مزارعوں میں تقسیم کر دی۔ اس کے علاوہ نہریں کھدوائیں، زمین کا سروے کروایا اور سروے کے مطابق ٹیکس کی رقم متعین کی۔

میرٹ پالیسی:

آپؓ نے نظام حکومت میں میرٹ کی پالیسی کو اپنایا اور قابلِ رشک اہلیت کے حامل افراد کو حکومت کے مختلف عہدوں پر مقرر کیا۔ جید علماء کو جج مقرر کیا، تمام تقرریاں کرنے سے پہلے مجلس شوریٰ سے رائے لی جاتی تھی۔

مالی پالیسی:

آپؓ نے سلطنت اسلامیہ کے لئے مالی پالیسی تین اصولوں کی بنیاد پر بنائی تھی۔ یعنی صحیح اکٹھا کرو، صحیح خرچ کرو اور غلط خرچ کرنے سے روکو۔ آپؓ بیت المال کو عوام کی امانت سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر خلیفہ امیر ہے تو اسے بیت المال سے کچھ نہیں لینا چاہئے۔ اگر وہ غریب ہے تو گزارے کے مطابق لینا چاہئے۔ ملک کے تمام لوگوں کو روٹی، کپڑا مہیا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہوتی تھی اس لئے آپؓ نے درجوں کے مطابق مستحقین کے وظائف مقرر کر رکھے تھے۔ آپؓ نے تمام لوگوں کو ہدایت دے رکھی تھی کہ اپنی بچت کو کسی نہ کسی کاروبار میں لگائیں تاکہ دولت چند ہاتھوں میں مرکوز نہ ہو جائے۔ اسی طرح آپؓ نے چند ایک نئے ٹیکس امیروں پر عائد کئے تھے تاکہ امیر و غریب کا فرق کم ہو سکے۔

پاکستان بطور فلاحی ریاست:

پاکستان بھی ایک اسلامی فلاحی ریاست بننے کی راہ پر گامزن ہے اور اچھے نظام حکومت کے لئے کوشاں ہے اس لئے یہاں بھی ضرورت ہے کہ حضرت عمرؓ کی انتظامی پالیسی ایمانداری، لگن، کارکردگی، احتساب، دروازہ کھلا رکھنے کی پالیسی، میرٹ پالیسی اور مالی پالیسی کو اپنایا جائے۔ پاکستان کی افسر شاہی (بیورو کریسی) کو چاہئے کہ وہ حضرت عمرؓ کی انتظامی فلاسفی کو سمجھیں اور عوام کی خدمت کا تہیہ کریں تو ان میں اچھی انتظامیہ کے اوصاف پیدا ہو سکتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

taleemcity.com

سوال نمبر 6: اچھے نظام حکومت میں کون کون سی رکاوٹیں حائل ہیں؟ نیز ان رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے کس قسم کے اقدامات کرنے چاہئیں؟

جواب:

اچھے نظام حکومت میں رکاوٹیں

کلکم راع و کلکم مسول عن رعیتہ

''تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے''۔(الحدیث)

اچھے نظام حکومت کو لاگو کرنے میں رکاوٹوں کی وضاحت درج ذیل نکات کے ذریعے کی جاتی ہے۔

افسر شاہی کا رویہ:

پاکستان کی پیدائش سے لے کر آج تک افسر شاہی انتہائی طاقتور رہی ہے۔ افسر شاہی نہ کسی کو اختیارات دینے کے حق میں ہے اور نہ کسی کے سامنے جوابدہ ہونے کے لئے تیار ہے۔ افسر شاہی کے اس رویہ کی وجہ سے اچھے نظام حکومت کو لاگو کرنے میں بڑی رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ جب تک افسر شاہی کا رویہ بدلا نہ جائے اس وقت تک اچھے نظام حکومت کا قیام ناممکن ہے۔

جاگیردارانہ نظام:

جاگیردار اور زمیندار طبقہ بھی اچھی حکومت کے قیام کے راستے میں رکاوٹ ہے۔ جاگیردارانہ نظام بھی پاکستان کو ورثہ میں ملا تھا۔ ابھی تک اسی طرح قائم ہے۔ ابتدا سے لے کر آج تک حکومتوں میں اس طبقہ کا کردار موثر رہا ہے اس لئے انہوں نے کوئی ایسی پالیسی نہیں بننے دی جو ان کے مفاد کے خلاف تھی یا اچھی حکومت کے لئے ضروری تھی۔

انتظامیہ کا سیاست میں ملوث ہونا:

پاکستان کی یہ بدقسمتی رہی ہے کہ انتظامیہ کے لوگ ہمیشہ کسی نہ کسی طرح سیاست میں ملوث رہے ہیں اور کوئی ایسا منتظم نہ تھا جو غیر جانبدار رہ کر نظام حکومت چلاتا۔ بہت سے افسر شاہی کے لوگ مخصوص سیاسی جماعتوں کی حمایت میں ملک کے قیمتی وسائل خرچ کرتے رہے ہیں۔

وسائل کی کمی:

اچھا نظام حکومت قائم کرنے کے لئے جدید دور کے تقاضوں کو پورا کرنا ضروری ہے۔ یعنی اس کے لئے وسائل کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ پاکستان کے پاس وسائل کی کمی ہے۔ جس وجہ سے ہم اچھے نظام حکومت کی شرائط پر پورا نہیں اتر سکتے۔

آئینی تحفظات کا نہ ہونا:

پاکستان کے آئین میں بھی ایسے کوئی تحفظات نہیں ہیں جو اچھے نظام حکومت کے قیام میں معاون ثابت ہوتے ہیں، اگر کوئی سول انتظامیہ کا فرد اچھے نظام حکومت کی طرف قدم بڑھاتا ہے تو اس کو کئی قسم کی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آئینی تحفظات نہ ہونے کی وجہ سے وہ قدم آگے بڑھانے کی بجائے پیچھے چلا جاتا ہے۔

taleemcity.com

احتسابی عمل کا نہ ہونا:

پاکستان میں احتساب کا نظام ابھی تک قائم نہیں ہو سکا حالانکہ ہر آنے والی حکومت احتساب کا نعرہ لگاتی ہے، اگر کوئی حکومت احتساب کا کوئی نظام قائم بھی کرتی ہے تو بڑا پیچیدہ ہوتا ہے جس سے اس حکومت کے اہلکار بڑی مہارت سے بچ جاتے ہیں یا یہ حکومت صرف اپنے مخالفین کا احتساب کرتی ہے۔

ملازمین کی قلیل تنخواہیں:

پاکستان کے سرکاری ملازمین کی تنخواہیں بہت قلیل ہیں۔ وہ اپنی تنخواہوں میں اپنا اور اپنے خاندان کا گزر بسر نہیں کر سکتے۔ دوسری طرف ان کے پاس بے شمار اختیارات ہوتے ہیں۔ ایک دستخط کرنے سے کسی کو لاکھوں کا فائدہ ہو سکتا ہے۔ لہٰذا وہ بھی اس فائدہ میں سرکاری ملازم کو حصہ دار بناتا ہے جو اچھے نظام حکومت کے قیام کے راستے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

اچھے نظام حکومت کے لئے اقدامات

عوام کی خدمت:

1: افسر شاہی کے رویے کو بدلا جائے اور ان کو بتایا جائے کہ آپ کو عوام کی خدمت کے لئے بھرتی کیا گیا ہے۔ لہٰذا صرف عوام کی خدمت کا کام کریں۔

جاگیردارانہ نظام کا خاتمہ

2: جاگیردارانہ نظام کو ختم کیا جائے۔ یہ کام ہمیں پاکستان کے بننے کے فوراً بعد کر لینا چاہئے تھا لیکن بدقسمتی سے ایسا نہ ہوا۔ دیر آید درست آید کے مترادف اب بھی یہ کام ہمیں فوری طور پر کر لینا چاہئے۔

غیر جانبداری:

3: سول انتظامیہ کا سیاست سے ہرگز کوئی تعلق نہیں ہوتا ان کو باور کرایا جائے کہ آپ غیر سیاسی، غیر جماعتی اور غیر جانبدار ہیں۔ لہٰذا غیر جانبداری سے حکومت کے نظام کو چلایا جائے۔

وسائل کا استعمال:

4: پاکستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے شمار وسائل ہیں۔ ہمیں ایماندارانہ طور پر ان وسائل کو استعمال میں لانا چاہئے۔

غیر جانبدار نظام احتساب:

5: پاکستان میں احتساب نظام غیر جانبدار اور پائیدار ہونا چاہئے۔ ہر بااقتدار فرد کو اپنے اقتدار کا حساب دینا چاہئے۔ حضرت عمرؓ جیسا احتسابی نظام قائم کر کے اچھا نظام حکومت قائم کیا جا سکتا ہے۔

تنخواہوں میں اضافہ:

6: سرکاری ملازمین کی تنخواہیں مہنگائی کے حساب سے بڑھائی جائیں اور ساتھ ہی سادگی اور اسلام کی روح ان کے اندر پیدا کی جائے۔

taleemcity.com

سوال نمبر 7: صوبائی انتظامیہ کا ڈھانچہ کیا ہے؟اس میں شامل مختلف اہم عہدیدار اپنے کیا فرائض سرانجام دیتے ہیں؟

جواب:

صوبائی انتظامیہ کا ڈھانچہ اور فرائض

صوبائی حکومت کی تنظیم اور اس کا طریقہ کار وفاقی حکومت سے ملتا جلتا ہے۔صوبائی سطح پر صوبائی سیکرٹریٹ، منسلکہ دفاتر، ماتحت دفاتر و دیگر خودمختار و نیم خود مختار ادارے موجود ہیں۔ ان کے کام کرنے کا طریقہ کار تقریباً وفاقی حکومت جیسا ہے۔صوبائی حکومتوں کو تعلیم، صحت، زراعت، صنعت، صوبائی ٹیکس، ذرائع آمدورفت اور دیگر بہت سے محکموں پر اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔

صوبائی حکومت کی تنظیم کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

صوبائی گورنر:

گورنر صوبائی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے جس کو صدر نامزد کرتا ہے۔ جب تک صدر چاہے گورنر اپنے عہدے پر برقرار رہ سکتا ہے۔گورنر صوبائی اسمبلی کا اجلاس طلب کرسکتا ہے، اسے خطاب کرسکتا ہے اور وزیراعلیٰ کے مشورے پر توڑ سکتا ہے۔گورنر وزیراعلیٰ کے مشورے پر تمام نظم ونسق چلاتا ہے۔ حالات کے فوری تقاضے کے پیش نظر آرڈیننس جاری کرسکتا ہے۔

وزیراعلیٰ:

صوبے کی انتظامیہ کا سربراہ وزیراعلیٰ ہوتا ہے جس کا انتخاب متعلقہ صوبائی اسمبلی پانچ سال کے لئے کرتی ہے۔ یہ صوبے کی انتظامیہ کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے اور اس کا معاون چیف سیکرٹری ہوتا ہے۔ وزیراعلیٰ چیف سیکرٹری کے ذریعے صوبے کی انتظامیہ کو کنٹرول کرتا ہے اور اس کی کارکردگی کو بہتر بناتا ہے۔ وہ اپنی کابینہ کا بھی سربراہ ہوتا ہے جس کی تشکیل اپنی مرضی سے کرتا ہے۔صوبے کے امن وامان کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ قائدایوان ہونے کی وجہ سے اسمبلی پر پوری گرفت رکھتا ہے اور آسانی سے قانون سازی کرواسکتا ہے۔

کابینہ:

ہرصوبہ میں صوبائی کابینہ ہوتی ہے۔ جس کے ارکان کا انتخاب وزیراعلیٰ کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے۔ ہروزیر اپنے اپنے محکمہ کا سربراہ ہوتا ہے۔ وزیراعلیٰ کو محکمہ کی پالیسیوں اور کارکردگی کے متعلق آگاہ کرتا ہے۔محکمہ کا سیاسی سربراہ ہونے کی وجہ سے وہ وزیراعلیٰ کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔

چیف سیکرٹری:

چیف سیکرٹری انتظامی امور کے لئے صوبے کا سربراہ ہوتا ہے۔ وہ صوبے میں افسر شاہی کا سینئر ترین فرد ہوتا ہے۔ وہ صوبائی کابینہ کا سیکرٹری ہوتا ہے اور اس کے فیصلوں پر عملدرآمد کے لئے ذمہ دار ہوتا ہے۔ چیف سیکرٹری تمام سیکرٹریوں کی کمیٹی کا چیئر مین بھی ہوتا ہے جو تمام سیکرٹریوں کی کارکردگی کا جائزہ لیتا ہے اور ان کو وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کرتا ہے۔ چیف سیکرٹری تمام محکموں کی سرگرمیوں سے باخبر رہتا ہے اور کسی محکمہ سے کسی قسم کی اطلاعات وصول کرنے اور کسی خاص امر میں کارروائی کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ ہر محکمہ کا سیکرٹری براہ راست چیف سیکرٹری کے ماتحت ہوتا ہے اور اپنے اپنے محکمہ کی کارکردگی کا جوابدہ ہوتا ہے۔

سیکرٹری:

ہر محکمہ کا انتظامی سربراہ سیکرٹری ہوتا ہے جو کہ عموماً 20 گریڈ کا آفیسر ہوتا ہے۔ سیکرٹری اپنے محکمے کے وزیر کے معاون خاص کے طور پر کام کرتا ہے اور اس کو پالیسی بنانے کے لئے مشورہ دیتا ہے اور اس کو محکمہ کی کارکردگی کے متعلق اطلاعات فراہم کرتا ہے۔ سیکرٹری اپنے محکمہ کی نگرانی کرتا ہے اور حکومت کی پالیسیوں و پروگراموں کو لاگو کرنا یقینی بناتا ہے۔ سیکرٹری کے پاس اپنے فرائض کی سرانجام دہی کے لئے مددگار موجود ہوتے ہیں۔ مثلاً ایڈیشنل سیکرٹری، ڈپٹی سیکرٹری اور سیکشن آفیسر وغیرہ جن کی تعداد کا تعین محکمہ کے حجم کے مطابق کیا جاتا ہے۔ سیکرٹری کے فرائض میں اپنے ماتحت عملہ کی نگرانی دوسرے محکموں سے مشورہ اور وزیر اعلیٰ کے لئے سمریاں تیار کرنا شامل ہوتا ہے۔

ایڈیشنل سیکرٹری:

ایڈیشنل سیکرٹری، سیکرٹری کا مددگار ہوتا ہے اور اپنے ونگ کی کارکردگی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ یہ 19 گریڈ کا افسر ہوتا ہے یہ عموماً سیکرٹری سے احکام وصول کرتا ہے اور ان کو نیچے بھیج دیتا ہے اسی طرح نیچے سے رپورٹیں وصول کر کے سیکرٹری کو پیش کرتا ہے۔ یہ اپنے ونگ کے ملازمین کی نگرانی کرتا ہے اور ہر وہ کام سرانجام دیتا ہے جس کا سیکرٹری حکم دیتا ہے یہ عام طور پر فیصلوں کے عمل میں ملوث نہیں ہوتا۔

ڈپٹی سیکرٹری:

ڈپٹی سیکرٹری اپنی برانچ کا سربراہ ہوتا ہے۔ یہ 18 اور 19 گریڈ کا آفیسر ہوتا ہے۔ جس کا تعلق وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت کے ملازمین سے ہوتا ہے۔ محکمہ کے متعلقہ فیصلوں میں عمل دخل نہیں کرتا بلکہ صرف اوپر سے احکام وصول کرتا ہے اور سیکشن آفیسر کو عملدرآمد کے لئے بھیج دیتا ہے۔

سیکشن آفیسر:

سیکشن آفیسر 17 اور 18 گریڈ کا وفاقی یا صوبائی حکومتوں کا ملازم ہوتا ہے اور اپنے سیکشن کا سربراہ ہوتا ہے۔ یہ سیکرٹری یا ایڈیشنل سیکرٹری کے احکام کو عملی جامہ پہناتا ہے۔ یہ سیکشن کے تمام معاملات میں اپنے ڈپٹی سیکرٹری کو رپورٹ کرتا ہے۔

صوبائی مقننہ:

پاکستان میں آئین کی رو سے چار صوبائی اسمبلیاں ہیں صوبائی اسمبلیوں میں ارکان کی تعداد کا تعین صوبے کی آبادی کے لحاظ سے کیا جاتا ہے۔ نئی ترمیم کے مطابق پنجاب کے ارکان اسمبلی کی 371 (8 + 66 + 297)، سندھ کی 168 (9 + 29 + 130)، سرحد کی 124 (3 + 22 + 99) اور بلوچستان کی 65 (3+ 11 + 51) کی تعداد ہے۔ عام ارکان کا انتخاب عوام براہ راست کرتے ہیں، جبکہ عورتوں اور اقلیتوں کی نشستیں پارٹیوں کو اپنے حاصل کردہ ووٹوں کے مطابق ملتی ہیں۔

taleemcity.com

سوالات کے مختصر جوابات (مشقی)

سوال 1۔ مجلس شوریٰ کے پانچ فرائض بیان کریں۔

جواب:

- ☆ مجلس شوریٰ مندرجہ ذیل کام کرتی ہے۔
- ☆ یہ قانون سازی کا کام کرتی ہے۔
- ☆ یہ انتظامیہ پر کنٹرول کی مجاز ہوتی ہے۔
- ☆ حکومت کو نئے ٹیکس لگانے یا ٹیکس کو ختم کرنے کے لئے مقننہ سے منظوری لینی ضروری ہے۔
- ☆ سپریم کورٹ کی ججوں کی تعداد مقرر کرتے ہیں اس کے علاوہ ان کی سروس کے متعلقہ امور کی بھی منظوری دیتے ہیں۔
- ☆ یہ آئین میں ترمیم کر سکتے ہیں۔

سوال 2۔ انتظامیہ کے تین فرائض لکھیے۔

جواب: انتظامیہ کے فرائض درج ذیل ہیں۔

- ☆ مقننہ کے بنائے ہوئے قوانین کو لاگو کرتی ہے۔
- ☆ ان قوانین کے نفاذ میں دیگر اداروں کی مدد کرتی ہے۔
- ☆ ملکی انتظام میں حائل رکاوٹیں دور کرتی ہے۔

سوال 3۔ مقننہ کیا کام کرتی ہے؟

جواب: مقننہ قانون سازی کا کام کرتی ہے

- ☆ آئین میں ترامیم کرتی ہے۔
- ☆ ملک کے لئے قوانین بناتی ہے۔

سوال 4۔ وفاقی حکومت کے پانچ اداروں کے نام بتائیے۔

جواب: وفاقی حکومت کے پانچ اداروں کے نام درج ذیل ہیں۔

- ☆ صدر کا سیکرٹریٹ
- ☆ وزیراعظم کا سیکرٹریٹ
- ☆ مرکزی سیکرٹریٹ
- ☆ وزارت
- ☆ ڈویژن

سوال 5۔ وزارت کسے کہتے ہیں؟

جواب: وزارت ایک یا ایک سے زیادہ ڈویژنوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ وزارت کا اہم کام پالیسیاں بنانا اور ان کو لاگو کرنا ہوتا ہے۔ وزارت کا سیاسی سربراہ وفاقی وزیر ہوتا ہے جبکہ انتظامیہ کا سربراہ سیکرٹری ہوتا ہے جو 22 گریڈ کا آفیسر ہوتا ہے۔ وفاقی وزیر، وزارت اور وزیراعظم کے درمیان رابطہ کا کام کرتی ہے۔ یعنی وہ وزارت کی کارکردگی سے وقتاً فوقتاً آگاہ کرتا رہتا ہے۔

سوال 6۔ وفاقی وزیر اور وزیر مملکت میں فرق بتائیے۔

جواب: **وفاقی وزیر:**

وزیر وزارت ڈویژن کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے جو وزارت اور وزیراعظم کے درمیان رابطہ کی حیثیت رکھتا ہے اور ایوان میں اپنی وزارت کی نمائندگی کرتا ہے۔ نیز اپنی وزارت پر کئے گئے سوالات کا جواب دیتا ہے۔

taleemcity.com

وزیر مملکت:

وفاقی وزیر مملکت کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے جو اپنی ڈویژن اور وزیر اعظم کے درمیان رابطہ کے طور پر کام کرتا ہے۔ پارلیمنٹ میں اپنی ڈویژن کی نمائندگی کرتا ہے اور اس پر اٹھائے گئے ہر سوال کا جواب دیتا ہے۔

سوال 7۔ سیکشن آفیسر کے تین فرائض لکھیے۔

جواب: سیکشن آفیسر کے تین فرائض درج ذیل ہیں۔

☆ سیکشن کے روزانہ کے کاموں کو نمٹاتا ہے۔
☆ حکام بالا کے احکامات کو عملی جامہ پہناتا ہے۔
☆ سیکشن کے دیگر ملازمین کی نگرانی کرتا ہے۔

سوال 8۔ سپریم کورٹ کے دو اختیارات لکھیے۔

جواب: سپریم کورٹ کے اختیارات درج ذیل ہیں۔

☆ تمام ہائی کورٹوں کے خلاف اپیلیں سننے کا اختیار سپریم کورٹ کو ہوتا ہے۔
☆ قومی اہمیت کے کسی مسئلے پر صدر پاکستان، سپریم کورٹ سے مشورہ طلب کر سکتا ہے۔
☆ مشورہ دینے کی صورت میں صدر اس کا پابند نہیں ہوتا۔

سوال 9۔ ضلعی حکومت کن افراد پر مشتمل ہوتی ہے؟

جواب: ضلعی حکومت کا درج ذیل افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔

☆ ضلعی ناظم ☆ ضلعی نائب ناظم ☆ ضلع کونسل ☆ ضلعی انتظامیہ

سوال 10۔ ضلعی ناظم کے تین فرائض بتایئے۔

جواب: ضلعی ناظم کے فرائض درج ذیل ہیں۔

☆ یہ ضلع کونسل سے منظور شدہ ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہناتا ہے۔
☆ ضلع میں امن و امان قائم کرتا ہے۔
☆ ضلع کے سالانہ ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی بھی اسی کی ذمہ داری ہے۔

سوال 11۔ ڈی سی او کے تین فرائض تحریر کریں۔

جواب: ڈی سی او کے تین فرائض درج ذیل ہیں۔

☆ ضلع کے تمام محکموں سے رابطہ رکھ کر ان کو قانون کے مطابق چلانا۔
☆ ضلع میں مناسب منصوبہ بندی کرتے ہوئے ضلعی انتظام کو موثر بنانا۔
☆ ضلع ناظم کی انتظامیہ و مالی فرائض کی سرانجام دہی میں مدد کرنا۔

سوال 12۔ یونین کونسل کے دو فرائض بیان کریں۔

جواب: یونین کونسل کے دو فرائض مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ سالانہ ترقیاتی منصوبے اور بجٹ کی منظوری دیتی ہے۔
☆ دیہی علاقوں میں دیہی کونسل اور شہری علاقوں میں کمیونٹی بورڈ تشکیل دیتی ہے۔

taleemcity.com

سوالات کے مختصر جوابات (اضافی)

سوال نمبر 1: پاکستان میں اب تک کتنے دستور نافذ ہو چکے ہیں؟

جواب: پاکستان میں تین دستور نافذ ہو چکے ہیں

1: پہلا دستور 1956 میں۔ 2: دوسرا دستور 1962 میں۔ 3: تیسرا دستور 1973 میں (یہ ابھی تک نافذ ہے)

سوال نمبر 2: وفاقی حکومت کا نظم و نسق چلانے کے لیے حکومت کو کونسے شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟

جواب: وفاقی حکومت کا نظم و نسق چلانے کے لیے حکومت کو تین شعبوں یعنی مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ میں تقسیم کیا گیا ہے۔

سوال نمبر 3: مقننہ کیا کام کرتی ہے؟

جواب: مقننہ قانون سازی کا کام کرتی ہے

سوال نمبر 4: انتظامیہ کیا کام کرتی ہے؟

جواب: انتظامیہ مقننہ کے بنائے ہوئے قوانین کو لاگو کرتی ہے

سوال نمبر 5: عدلیہ کیا کام کرتی ہے؟

جواب: عدلیہ ان قوانین کی توضیح و تشریح کرتی ہے

سوال نمبر 6: پاکستان میں مقننہ کو کیا نام دیا گیا ہے؟ اور اس کے کتنے ایوان ہیں؟

جواب: پاکستان میں مقننہ کو مجلس شوریٰ کا نام دیا گیا جو دو ایوانوں پر مشتمل ہے۔ حکومت کو وفاقی حکومت کہتے ہیں جو پارلیمانی اصولوں پر منظم کی گئی ہے۔

سوال نمبر 7: ملک کی سب سے بڑی عدالت کونسی ہے؟

جواب: ملک کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ آف پاکستان ہے جس کا صدر مقام اسلام آباد ہے۔ یہ عدالت آئین کی محافظ ہے۔

سوال نمبر 8: قومی اسمبلی پر ایک نوٹ لکھیں

جواب: ایوان زیریں یعنی قومی اسمبلی کے ارکان کی تعداد 342 ہے۔ عام نشستوں کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے کہ پنجاب 148، سندھ 61، سرحد 35، بلوچستان 14 اسلام آباد 2، قبائلی علاقے 12، خواتین 60 (جن کی تقسیم کچھ اس طرح ہے پنجاب 35، سندھ 14، سرحد 8، اور بلوچستان 3) اور اقلیتیں 10۔ قومی اسمبلی کے ممبران کا انتخاب 5 سال کے لیے بالغ رائے دہی کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

سوال نمبر 9: قومی اسمبلی کے ارکان کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: قومی اسمبلی کے ارکان کی تعداد 342 ہے

سوال نمبر 10: قومی اسمبلی کے ممبران کا انتخاب کتنے سال کے لیے ہوتا ہے؟

جواب: قومی اسمبلی کے ممبران کا انتخاب 5 سال کے لیے ہوتا ہے

سوال نمبر 11: سینٹ پر ایک نوٹ لکھیں

جواب: ایوان بالا یعنی سینٹ کے کل ارکان کی تعداد 100 ہے۔ سینٹ میں صوبوں کو برابر نمائندگی دی جاتی ہے۔ یعنی ہر صوبے سے 22 بشمول ٹیکنو کریٹ و

taleemcity.com

خواتین، اسلام آباد سے 4 بشمول ایک عالم دین اور ایک عورت اور قبائلی علاقے سے 8 کا انتخاب ہوتا ہے۔ ان ارکان کا انتخاب 6 سال کے لیے متعلقہ صوبائی اسمبلیاں متناسب نمائندگی کی بنیاد پر کرتی ہیں۔ ان میں سے 1/2 ارکان ہر تین سال کے بعد ریٹائر ہو جاتے ہیں اور ان کی جگہ نئے ارکان کا انتخاب ہوتا ہے۔ اسلام آباد اور قبائلی علاقہ کے ارکان کا انتخاب قومی اسمبلی کے ذریعے ہوتا ہے۔

سوال نمبر 12: سینٹ کے ارکان کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: سینٹ کے کل ارکان کی تعداد 100 ہے

سوال نمبر 13: سینٹ کے ارکان کا انتخاب کتنے سال کے لیے ہوتا ہے؟

جواب: سینٹ کے ارکان کا انتخاب 6 سال کے لیے ہوتا ہے

سوال نمبر 14: مالی امور میں کون سا ادارہ زیادہ با اختیار ہے؟

جواب: مالی امور میں قومی اسمبلی زیادہ با اختیار ہے یعنی بجٹ کی منظوری صرف قومی اسمبلی کا کام ہے۔

سوال نمبر 15: قانون سازی میں کس ادارے کو زیادہ اختیارات حاصل ہیں؟

جواب: مجلس شوریٰ ملک کے لیے قوانین بناتی ہے۔ دونوں ایوانوں کو اس ضمن میں برابر کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ یعنی ایک بل ایک ایوان سے پاس ہونے کے بعد دوسرے ایوان کے پاس جاتا ہے یا اگر دوسرا ایوان مخصوصہ بل کو پہلے پاس کرتا ہے تو وہ پہلے ایوان کے پاس منظوری کے لیے جاتا ہے۔

سوال نمبر 16: انتظامیہ پر کنٹرول کا مجاز کون سا ادارہ ہے؟

جواب: مجلس شوریٰ انتظامیہ پر کنٹرول کی مجاز ہوتی ہے۔

سوال نمبر 17: مجلس شوریٰ کے فرائض میں "مالیاتی اختیارات" پر نوٹ لکھیں

جواب: پارلیمنٹ کا ایوان زیریں یعنی قومی اسمبلی ہر سال بجٹ پاس کرتی ہے۔ پارلیمنٹ کی منظوری کے بعد حکومت قومی خزانے سے ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کر سکتی۔ اس طرح حکومت کو نئے ٹیکس لگانے یا ٹیکس کو ختم کرنے کے لیے پارلیمنٹ سے منظوری لینی پڑتی ہے۔

سوال نمبر 18: سپریم کورٹ کے ججوں کی تعداد کون مقرر کرتا ہے؟

جواب: پارلیمنٹ کے دونوں ایوان سپریم کورٹ کے ججوں کی تعداد مقرر کرتے ہیں اس کے علاوہ ان کی سروس کے متعلقہ امور کی بھی منظوری دیتے ہیں۔

سوال نمبر 19: صدر کا انتخاب کون سا ادارہ کرتا ہے؟

جواب: مجلس شوریٰ کے دونوں ایوان مل کر صدر کا انتخاب کرتے ہیں۔

سوال نمبر 20: وزیر اعظم کا انتخاب کون سا ادارہ کرتا ہے؟

جواب: وزیر اعظم کا انتخاب قومی اسمبلی کرتی ہے۔

سوال نمبر 21: آئین میں ترمیم کیسے کی جاتی ہے؟

جواب: مجلس شوریٰ کے دونوں ایوان آئین میں ترمیم کر سکتے ہیں۔ لیکن ترمیم کرتے وقت ہر ایوان کے کل ارکان کی تعداد کی 2/3 اکثریت کی منظوری لازمی ہے۔ دونوں ایوان مشترکہ اجلاس میں بھی آئین میں ترمیم کر سکتے ہیں۔

سوال نمبر22: صدر کا سیکرٹریٹ کہاں واقع ہے؟

جواب: صدر کا سیکرٹریٹ اسلام آباد میں ہے اور صدر پاکستان کے زیر انتظام کام ہو رہا ہے جو وزیر اعظم کے سیکرٹریٹ اور مرکزی سیکرٹریٹ سے رابطہ رکھتا ہے۔ ان سے اطلاعات وصول کرتا ہے اور ان کو ہدایات جاری کرتا ہے۔

سوال نمبر23: وفاقی حکومت میں انتظامیہ کا سب سے بڑا دفتر کس کا ہوتا ہے؟

جواب: وفاقی حکومت میں انتظامیہ کا سب سے بڑا دفتر وزیر اعظم کا سیکرٹریٹ ہوتا ہے جو تمام انتظامی دفاتر کی نگرانی کرتا ہے اور وفاقی حکومت کے انتظامی امور کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس کا سربراہ وزیر اعظم ہوتا ہے۔

سوال نمبر24: ڈویژن "پر ایک نوٹ لکھیں

جواب: ڈویژن وزارت کی طرح ایک مکمل انتظامی اکائی ہوتی ہے اور وزارت ہی کی طرح اپنے فرائض سرانجام دیتی ہے۔ اس کا سیاسی سربراہ وزیر مملکت ہوتا ہے جبکہ انتظامی سربراہ ایڈیشنل سیکرٹری ہوتا ہے جو 21 ویں گریڈ کا آفیسر ہوتا ہے۔ وزیر مملکت بھی وزیر اعظم اور ڈویژن کے درمیان رابطہ کا کام کرتا ہے۔

سوال نمبر25: ذیلی دفاتر سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہر منسلکہ محکمہ کے ساتھ کئی ماتحت دفاتر بھی ہوتے ہیں جو ذیلی دفاتر کہلاتے ہیں۔ یہ ذیلی دفاتر خاص فرائض سرانجام دیتے ہیں اور تمام سرگرمیاں انجام دینے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ماتحت دفتر کا سربراہ ڈائریکٹر یا ایڈمنسٹریٹر کہلاتا ہے۔

سوال نمبر26: خودمختار اور نیم خودمختار ادارے کیا کام سرانجام دیتے ہیں؟

جواب: ہر وزارت یا ڈویژن کے زیر نگرانی بے شمار خودمختار اور نیم خودمختار ادارے ہوتے ہیں۔ یہ ادارے جلد فیصلے کرتے ہیں اور قومی ترقی میں مفید کردار سرانجام دیتے ہیں۔ آج کل پاکستان میں ان اداروں کی تعداد بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

سوال نمبر27: ملک کا سربراہ کون ہوتا ہے؟

جواب: ملک کا سربراہ صدر پاکستان ہوتا ہے جس کا انتخاب دونوں ایوانوں کے ارکان اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان پانچ سال کے لیے کرتے ہیں۔

سوال نمبر28: وفاقی انتظامیہ کے کوئی سے دو عہداروں کے نام تحریر کریں

(i) صدر پاکستان (ii) وزیر اعظم

سوال نمبر29: صدر کی کوئی سی دو ذمہ داریاں لکھیں

جواب: (i) پارلیمنٹ کے پاس شدہ بلوں کو منظور کرتا ہے یا واپس بھجواتا ہے اور آرڈی ننس جاری کرسکتا ہے

(ii) صدر پاکستانی سفیروں کی تقرری کرتا ہے اور غیر ممالک کے سفیروں کے کاغذات نامزدگی وصول کرتا ہے۔

سوال نمبر30: وفاقی حکومت کا سربراہ کون ہوتا ہے؟

جواب: وزیر اعظم وفاقی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔ اس کا انتخاب قومی اسمبلی پانچ سال کے لیے کرتی ہے۔

سوال نمبر31: وزیر اعظم اور اس کی کابینہ کس کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے؟

جواب: وزیر اعظم اور اس کی کابینہ پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔ وقفہ سوالات کے دوران وزراء انفرادی یا اجتماعی طور پر سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ وزیر اعظم اور اس کی کابینہ اس وقت تک اپنے فرائض سرانجام دے سکتے ہیں جب تک انہیں مقننہ کا اعتماد حاصل ہوتا ہے۔

taleemcity.com

سوال نمبر 32: وفاقی کابینہ میں کتنی اقسام کے وزراء ہوتے ہیں؟

جواب: وفاقی کابینہ میں دو قسم کے وزراء ہوتے ہیں یعنی وفاقی وزراء اور وزراء مملکت، جو وزیر اعظم کی خوشنودی تک یا پارلیمنٹ کے اعتماد تک اپنے عہدے پر برقرار رہتے ہیں۔

سوال نمبر 33: وزارت کا سیاسی سربراہ کون ہوتا ہے؟

جواب: وفاقی وزیر وزارت کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے جو وزارت اور وزیر اعظم کے درمیان ایک رابطہ کی حیثیت رکھتا ہے اور ایوان میں اپنی وزارت کی نمائندگی کرتا ہے نیز اپنی وزارت پر کیے گئے سوالات کے جوابات دیتا ہے۔

سوال نمبر 34: ڈویژن کا سیاسی سربراہ کون ہوتا ہے؟

جواب: وزیر مملکت ڈویژن کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے جو اپنی ڈویژن اور وزیر اعظم کے درمیان رابطہ کے طور پر کام کرتا ہے۔ پارلیمنٹ میں اپنی ڈویژن کی نمائندگی کرتا ہے اور اس پر اٹھائے گئے ہر سوال کا جواب دیتا ہے۔

سوال نمبر 35: سپریم کورٹ" پر ایک مختصر نوٹ لکھیں؟

جواب: وفاق کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ ہے جس کا صدر دفتر اسلام آباد میں ہے اس کی برانچیں لاہور، کراچی، کوئٹہ اور پشاور میں بھی ہیں۔ سپریم کورٹ چیف جسٹس اور دیگر ججوں پر مشتمل ہوتی ہے جن کی تعداد پارلیمنٹ مقرر کرتی ہے۔ چیف جسٹس کا انتخاب صدر پاکستان کرتا ہے اور دوسرے ججوں کا تقرر چیف جسٹس کے مشورہ پر صدر پاکستان کرتا ہے جو 65 سال کی عمر تک اپنے عہدے پر برقرار رہتے ہیں۔

سوال نمبر 36: صوبائی حکومت کا سربراہ کون ہوتا ہے؟

جواب: گورنر صوبائی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے جس کو صدر نامزد کرتا ہے۔ جب تک صدر چاہے گورنر اپنے عہدے پر برقرار رہ سکتا ہے۔

سوال نمبر 37: گورنر کے دو اختیارات تحریر کریں؟

جواب: (i) گورنر صوبائی اسمبلی کا اجلاس طلب کر سکتا ہے، اس سے خطاب کر سکتا ہے اور وزیر اعلیٰ کے مشورے پر توڑ سکتا ہے

(ii) گورنر وزیر اعلیٰ کے مشورے پر تمام نظم و نسق چلاتا ہے۔

سوال نمبر 38: صوبے کی انتظامیہ کا سربراہ کون ہوتا ہے؟

جواب: صوبے کی انتظامیہ کا سربراہ وزیر اعلیٰ ہوتا ہے

سوال نمبر 39: وزیر اعلیٰ کا انتخاب کتنے سال کے لیے ہوتا ہے؟

جواب: انتخاب متعلقہ صوبائی اسمبلی پانچ سال کے لیے کرتی ہے

سوال نمبر 40: "صوبائی کابینہ" پر ایک مختصر نوٹ لکھیں

جواب: ہر صوبہ میں صوبائی کابینہ ہوتی ہے جس کے ارکان کا انتخاب وزیر اعلیٰ کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے۔ ہر وزیر اپنے اپنے محکمے کا سربراہ ہوتا ہے۔ وزیر اعلیٰ کو محکمہ کی پالیسیوں اور کارکردگی کے متعلق آگاہ کرتا ہے۔ محکمہ کا سیاسی سربراہ ہونے کی وجہ سے وزیر اعلیٰ کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔

سوال نمبر 41: انتظامی امور کے لیے صوبے کا سربراہ کون ہوتا ہے؟

جواب: چیف سیکرٹری انتظامی امور کے لیے صوبے کا سربراہ ہوتا ہے۔ وہ صوبے میں افسر شاہی کا سینئر ترین فرد ہوتا ہے۔ وہ صوبائی کابینہ کا سیکرٹری ہوتا ہے اور اس کے فیصلوں پر عمل درآمد کے لیے ذمہ دار ہوتا ہے۔

سوال نمبر42: چیف سیکرٹری کی کوئی سی تین ذمہ داریاں لکھیں؟

جواب: (i) چیف سیکرٹری تمام سیکرٹریوں کی کمیٹی کا چیئر مین بھی ہوتا ہے جو تمام سیکرٹریوں کی کارکردگی کا جائزہ لیتا ہے اوران کو وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کرتا ہے

(ii) چیف سیکرٹری تمام محکموں کی سرگرمی سے باخبر رہتا ہے اور کسی محکمہ سے کسی قسم کی اطلاعات وصول کرنے اور کسی خاص امر میں کارروائی کرنے کا مجاز ہوتا ہے

(iii) ہر محکمہ کا سیکرٹری براہ راست چیف سیکرٹری کے ماتحت ہوتا ہے اور اپنے اپنے محکمہ کی کارکردگی کا جوابدہ ہوتا ہے۔

سوال نمبر43: "صوبائی مقننہ "کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: پاکستان میں آئین کی رو سے چار صوبائی اسمبلیاں ہیں ارکان کی تعداد کا تعین صوبے کی آبادی کے لحاظ سے کیا جاتا ہے۔نئی ترمیم کے مطابق پنجاب کے ارکان اسمبلی کی 371(297+66+8) سندھ کی 168 (130+29+9) سرحد کی 124 (99+22+3) اور بلوچستان کی 65(51+11+3) کی تعداد ہے۔عام ارکان کا انتخاب عوام براہ راست کرتے ہیں جبکہ عورتوں اور اقلیتوں کی نشستیں پارٹیوں کو اپنے حاصل کردہ ووٹوں کے مطابق ملتی ہیں۔

سوال نمبر44: صوبائی مقننہ کے کوئی سے دواختیارات لکھیں

جواب: (i) صوبائی اسمبلی صوبے کے لیے قانون بناتی ہے۔

(ii) صوبائی اسمبلی ہر سال بجٹ کی منظوری دیتی ہے

سوال نمبر45: صوبائی عدلیہ "پر ایک مختصر نوٹ لکھیں

جواب: 1973 ء کے آئین کے مطابق ہر صوبے میں ہائی کورٹ ہوتی ہے جو صوبائی سطح پر ہونے والے معاملات کے بارے میں عدل وانصاف سے فیصلے کرتی ہے۔ہائی کورٹ چیف جسٹس اور دیگر ججوں پر مشتمل ہوتی ہے۔چیف جسٹس کو صدر متعلقہ صوبہ کے گورنر کے مشورہ کے بعد مقرر کرتا ہے اور دیگر ججوں کا تقرر چیف جسٹس کی سفارش پر کرتا ہے ہائی کورٹ کا جج 62 سال کی عمر تک اپنے عہدے پر فائز رہ سکتا ہے۔

سوال نمبر46: ہائی کورٹ کے کوئی سے دواختیارات تحریر کریں؟

جواب: (i) ہائی کورٹ عوام کے بنیادی حقوق اور آئین کا تحفظ کرتی ہے

(ii) ماتحت عدالتوں کے فیصلوں کے خلاف اپیلوں کی سماعت کرتی ہے

سوال نمبر47: لارڈ رپن نے مقامی حکومتوں کا نظام کب نافذ کیا اور یہ نظام کیوں ناکام ہوا؟

جواب: پاکستان کے قیام سے قبل جنوبی ایشیا میں مقامی حکومتوں کا نظام وائسرائے لارڈ رپن نے 1884ء میں ایک ایکٹ کے ذریعے نافذ کیا اور اس نے ضلع اور تحصیل کی سطح پر مقامی بورڈ قائم کیے جن کے ذمے مقامی لوگوں کے مسائل حل کرنا تھے لیکن یہ ادارے لوگوں کے مسائل حل کرنے میں ناکام رہے کیونکہ ان کے پاس نہ تو اختیارات تھے اور نہ وسائل تھے۔

سوال نمبر48: صدر ایوب نے بنیادی جمہوریتوں کا حکم نامہ کب جاری کیا؟

جواب: صدر ایوب خاں نے بنیادی جمہوریتوں کا حکم نامہ 27 اکتوبر 1959ء کو جاری کیا جس کے مطابق پاکستان میں مقامی حکومتوں کا ایک نظام لاگو کیا گیا جسے "بنیادی جمہوریت کا نام دیا گیا"

سوال نمبر49: پرویز مشرف نے مقامی حکومتوں کا نظام کب نافذ کیا؟

جواب: صدر پاکستان نے نئے نظام کے تحت مرحلہ وار انتخابات دسمبر 2000 اور اگست 2001ء کے درمیان کروائے اور اس کا اجراء 14 اگست 2001ء کو کیا۔

taleemcity.com

سوال نمبر 50: مقامی حکومتوں کے نظام کے کتنے درجے ہیں؟

جواب: مقامی حکومتوں کے موجودہ آرڈی نینس 2001ء میں مقامی حکومتوں کو تین درجوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(الف) ضلعی حکومت
(ب) تحصیل یا ٹاؤن حکومت
(ج) یونین حکومت

سوال نمبر 51: اچھا نظام حکومت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اچھا نظام حکومت سے مراد حکومت کرنے کا ایسا فن ہے جس میں تمام عوامی فیصلے و دیگر حکومتی معاملات صاف شفاف طریقے سے سرانجام دیئے جائیں۔ حکومتی عہدیداروں کو اپنے اپنے عہدوں کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے۔ حکومت اور عوام کے درمیان قریبی تعلق قائم کیا جائے۔ اس نظام حکومت میں تمام معاشرتی و سیاسی گروہوں کو حکومت کے کاروبار میں برابر کا شریک ٹھہرایا جاتا ہے۔ پبلک اور پرائیویٹ سیکٹرمل کر فلاحی کام کرتے ہیں۔

سوال نمبر 52: D.C.O سے کیا مراد ہے؟

جواب: D.C.O ضلعی رابطہ آفیسر

سوال نمبر 53: E.D.O سے کیا مراد ہے؟

جواب: E.D.O ضلعی ایگزیکٹو آفیسر

سوال نمبر 54: T.M.O سے کیا مراد ہے؟

جواب: T.M.O تحصیل میونسپل آفیسر

سوال نمبر 55: ضلعی انتظامیہ کا سربراہ کون ہوتا ہے؟

جواب: ضلعی انتظامیہ کا سربراہ ضلعی رابطہ آفیسر (D.C.O) ہوتا ہے۔

سوال نمبر 56: ناظم کے انتخاب کے لیے کیا ضروری ہے؟

جواب: ناظم کے لیے ضروری ہے

(i) میٹرک پاس ہو

(ii) متعلقہ ضلع کا باشندہ ہو

(iii) پچاس فیصد سے زیادہ ووٹ حاصل کرے

سوال نمبر 57: ضلعی ناظم کی کوئی سی دو ذمہ داریاں لکھیں؟

جواب: (i) یہ ضلع کونسل سے منظور شدہ ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہناتا ہے

(ii) ضلع میں امن وامان قائم کرتا ہے

سوال نمبر 58: ضلع کونسل کا سربراہ کون ہوتا ہے؟

جواب: نائب ناظم ضلع کونسل کا سربراہ ہوتا ہے اور اس کے اجلاسوں کی صدارت کرتا ہے اور دوران اجلاس ہر قسم کا نظم و ضبط قائم رکھتا ہے۔

سوال نمبر 59: ضلع کونسل" کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: متعلقہ ضلع کے اندر تمام یونین کونسلوں کے ناظم بلحاظ عہدہ ضلع کونسل کے ممبر ہوتے ہیں۔ ضلع کونسل کے ارکان کی کل تعداد کی تینتیس فیصد نشستیں عورتوں کے لیے، پانچ فیصد کسانوں اور مزدوروں کے لیے اور پانچ فیصد اقلیتوں کے لیے مخصوص ہوتی ہیں۔

taleemcity.com

سوال نمبر 60: ضلع کونسل کے کوئی سے تین فرائض لکھیں؟

جواب: ضلع کونسل کے فرائض

1: ضلع کونسل کو قانون سازی کا اختیار ہوتا ہے۔

2: ضلع کونسل، ضلع حکومت کے لیے بجٹ کی منظوری دیتی ہے۔

3: اسے ضلع کے اندر ہر قسم کے ٹیکس لگانے اور ان میں کمی بیشی کا اختیار ہوتا ہے۔

سوال نمبر 61: ضلعی انتظامیہ کے کتنے محکمے ہوتے ہیں؟

جواب: ضلعی انتظامیہ میں 12 محکمے ہوتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

(i) انسانی وسائل	(ii) سول ڈیفنس	(iii) زراعت و جنگلات
(iv) دیہی ترقی	(v) تعلیم	(vi) امور مالیات و منصوبہ بندی
(vii) صحت	(viii) انفارمیشن ٹیکنالوجی	(ix) قانون
(x) خواندگی	(xi) نظم وضبط	(xii) مال، ورکس و خدمات

سوال نمبر 62: E.D.O کے کوئی سے دو فرائض تحریر کریں

جواب: (i) اپنے محکمہ کی کارکردگی کو بڑھاتا ہے۔

(ii) اپنے محکمے کی عوام کی خدمت کے ضمن میں کارکردگی کو بڑھاتا ہے

سوال نمبر 63: تحصیل یا ٹاؤن انتظامیہ کن افراد پر مشتمل ہوتی ہے؟

جواب: تحصیل حکومت میں ناظم، نائب ناظم، تحصیل یا ٹاؤن کونسل اور تحصیل یا ٹاؤن انتظامیہ شامل ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 64: یونین حکومت کن افراد پر مشتمل ہوتی ہے؟

جواب: یونین حکومت، ناظم، نائب ناظم، یونین کونسل، اور یونین انتظامیہ پر مشتمل ہوتی ہے۔

سوال نمبر 65: "یونین انتظامیہ" کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: یونین انتظامیہ میں 3 سیکرٹری ہوتے ہیں جو یونین کونسل کا انتظام چلاتے ہیں۔ ان میں سیکرٹری یونین کمیٹی، سیکرٹری فرائض متعلقہ میونسپل اور سیکرٹری دیہی ترقی شامل ہوتے ہیں۔ یہ ناظم کی نگرانی میں کام کرتے ہیں۔

سوال نمبر 66: یونین کونسل کے ارکان کی تفصیل بیان کریں

جواب: یونین کونسل کے ارکان کی کل تعداد 13 ہے جن میں ایک ناظم، ایک نائب ناظم، 4 مرد جنرل کونسلر، 2 خواتین جنرل کونسلر 2 مرد مزدور اور کسان، 2 خواتین مزدور اور کسان اور ایک نشست اقلیت کے لیے ہے۔ عوام براہ راست یونین کونسل کے ارکان کا انتخاب کثیر رکنی حلقہ سے کرتے ہیں۔

سوال نمبر 67: یونین کونسل کے کوئی سے تین فرائض لکھیں؟

جواب: (i) یونین کونسل اپنے فرائض یونین انتظامیہ اور مانیٹرنگ کمیٹیوں کے ذریعے سرانجام دیتی ہے۔

(ii) سالانہ ترقیاتی منصوبے اور بجٹ کی منظوری دیتی ہے

(iii) دیہی علاقوں میں دیہی کونسل اور شہری علاقوں میں کیمونٹی بورڈ تشکیل دیتی ہے۔

سوال نمبر 68: اچھا نظام حکومت کی دو خصوصیات تحریر کریں

جواب: **عدل وانصاف کا قیام:** یہ نظام عدل وانصاف پر مبنی ہوتا ہے۔ کسی فرد یا طبقہ سے کسی قسم کی زیادتی نہیں کی جاتی اور ہر ایک کے ساتھ انصاف کا سلوک ہوتا ہے۔

جمہوری اقدار کا فروغ: اس نظام میں جمہوری اقدار مثلاً مساوات، انصاف، برداشت اور آزادی وغیرہ کو فروغ دیا جاتا ہے۔ ظلم وتشدد کو ختم کر کے تمام لوگوں کو برابر کے انسانی حقوق دیئے جاتے ہیں۔

سوال نمبر 69: حضرت عمر کے دور کی انتظامیہ کی دو خصوصیات تحریر کریں

جواب: **مجلس شوریٰ کا قیام:** آپ اپنے دورِ حکومت میں مجلس شوریٰ کا قیام عمل میں لائے۔ مجلس شوریٰ کے دو حصے تھے۔ مجلس شوریٰ خاص اور مجلس شوریٰ عام

ریاست کی انتظامیہ ڈویژن میں تقسیم: آپ نے تمام سلطنت اسلامیہ کو چودہ صوبوں میں تقسیم کیا تھا اور صوبوں کو مزید ضلعوں میں تقسیم کیا۔

سوال نمبر 70: حضرت عمر کی ریاست کی انتظامیہ ڈویژن میں تقسیم پر مختصر نوٹ لکھیں

جواب: حضرت عمر نے تمام سلطنت اسلامیہ کو چودہ صوبوں میں تقسیم کیا تھا اور صوبوں کو مزید ضلعوں میں تقسیم کیا یعنی تمام ملک کو مختلف انتظامی اکائیوں میں تقسیم کیا تھا۔ آپ نے ہر صوبہ میں بہت سے سرکاری ملازمین مثلاً ولی، کاتب، کاتب الخراج، صاحب الاحادیث، صاحب البیت المال، قاضی اور عادل مقرر کر رکھے تھے۔

سوال نمبر 71: حضرت عمر کی احتساب پالیسی پر روشنی ڈالیں

جواب: آپ کے دور میں کڑے احتساب کا بندوبست تھا۔ آپ جب بھی کسی کو حکومتی کارندہ مقرر کرتے تو لکھ کر تقرر نامہ ودیگر ہدایات وذمہ داریاں دیتے۔ سرکاری افسر اپنے علاقہ میں جا کر لوگوں کو اکٹھا کرتا اور اپنا حکم نامہ پڑھ کر سناتا تاکہ لوگوں کو اس کی ذمہ داریاں معلوم ہو جائیں۔ تقرر کے وقت اس کی جائیداد وغیرہ کا ریکارڈ بھی رکھا جاتا تھا۔ اس میں اضافہ کی شکل میں مذکورہ عہدیدار کو اپنے عہدے سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا اور تمام جائیداد بحق سرکار ضبط بھی کی جاتی تھی۔ ہر کارندے کو ہدایت تھی کہ نہ تو وہ گھوڑے پر سوار ہوگا، نہ عمدہ کپڑا پہنے گا اور نہ ہی دروازے پر دربان بٹھائے گا۔

سوال نمبر 72: حضرت عمر نے سلطنت اسلامیہ کے لیے مالی پالیسی کتنے اصولوں کی بنیاد پر بنائی تھی؟

جواب: آپ نے سلطنت اسلامیہ کے لیے مالی پالیسی تین اصولوں کی بنیاد پر بنائی تھی یعنی صحیح اکٹھا کرو، صحیح خرچ کرو اور غلط خرچ کرنے سے روکو۔

سوال نمبر 73: اختیارات کی تقسیم سے کیا مراد ہے؟

جواب: اختیارات کی تقسیم سے مراد مرکز کے اختیارات کو چھوٹی اکائیوں میں تقسیم کرنا ہے یعنی وفاقی یا صوبائی حکومتوں کے اختیارات کو ضلعی حکومتوں میں تقسیم کرنا۔

سوال نمبر 74: اچھے نظام حکومت میں افسر شاہی کا رویہ کس طرح رکاوٹ ہے؟

جواب: پاکستان کے قیام سے لے کر آج تک افسر شاہی انتہائی طاقتور رہی ہے۔ افسر شاہی نہ کسی کو اختیارات دینے کے حق میں ہے نہ کسی کے سامنے جوابدہ ہونے کے لیے تیار ہے۔ افسر شاہی کے اس رویہ کی وجہ سے اچھے نظام حکومت کو لاگو کرنے میں بڑی رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ جب تک افسر شاہی کا رویہ بدلا نہ جائے اس وقت تک اچھے نظام حکومت کا قیام ناممکن ہے۔

سوال نمبر 75: اچھے نظام حکومت کے لیے تین اقدامات تحریر کریں؟

جواب:

1: افسر شاہی کے رویے کو بدلا جائے اور ان کو بتایا جائے کہ آپ کو عوام کی خدمت کے لیے بھرتی کیا گیا ہے۔

2: جاگیردارانہ نظام کو ختم کیا جائے۔ یہ کام ہمیں پاکستان کے بننے کے فوراً بعد کر لینا چاہیے تھا لیکن بدقسمتی ایسا نہ ہوا

3: سول انتظامیہ کا سیاست سے ہرگز کوئی تعلق نہیں ہوتا ان کو باور کرایا جائے کہ آپ غیر سیاسی، غیر جماعتی اور غیر جانبدار ہیں۔

کثیرالانتخابی جوابات (مشق)

1۔ قومی اسمبلی کے ارکان کی کل تعداد

(الف) 275 (ب) 342 (ج) 237 (د) 100

2۔ پاکستان میں سینٹ کے ارکان کی تعداد۔

(الف) 100 (ب) 63 (ج) 6 (د) 3

3۔ قومی اسمبلی کے ارکان کے انتخاب کی مدت

(الف) 4 سال (ب) 5 سال (ج) 6 سال (د) 3 سال

4۔ مجلس شوریٰ کتنے ایوانوں پر مشتمل ہے؟

(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

5۔ ملک کا سربراہ ہے۔

(الف) فوج کا سربراہ (ب) وزیراعظم (ج) صدر (د) گورنر

6۔ سپریم کورٹ کا صدر دفتر کس شہر میں ہے؟

(الف) اسلام آباد (ب) لاہور (ج) کراچی (د) پشاور

7۔ بنیادی جمہوریت کا نظام کس نے لاگو کیا؟

(الف) یحییٰ خان (ب) ایوب خان (ج) ضیاء الحق (د) پرویز مشرف

8۔ ضلعی حکومت کا سربراہ

(الف) ناظم (ب) نائب ناظم (ج) ڈی سی او (د) تحصیل ناظم

8۔ یونین کونسل کے ارکان کی کل تعداد

(الف) 12 (ب) 13 (ج) 21 (د) 24

10۔ نئے لوکل گورنمنٹ کے نظام میں ضلع کی سطح پر محکموں کی تعداد

(الف) 10 (ب) 12 (ج) 14 (د) 16

taleemcity.com

کثیرالانتخابی جوابات (اضافی)

1۔ سینٹ میں صوبوں کو نمائندگی دی جاتی ہے۔

(الف) برابر (ب) تہائی (ج) پوری۔ (د) اچھی

2۔ مجلس شوریٰ کے دونوں ایوانوں کو برابر کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔

(الف) مالی امور میں (ب) قوانین میں (ج) قانون سازی میں (د) ہر معاملے میں

3۔ پرویز مشرف نے مقامی حکومتوں کا نظام لاگو کیا۔

(الف) 14 اگست 2001ء (ب) 14 مارچ 2001ء (ج) 14 جنوری 2001 (د) 14 دسمبر 2001ء

4۔ صدر کا سیکرٹریٹ کہاں واقع ہے۔

(الف) لاہور (ب) کراچی (ج) ملتان (د) اسلام آباد

5۔ وفاقی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔

(الف) صدر (ب) وزیراعظم (ج) آرمی چیف (د) وزیراعلیٰ

6۔ صوبائی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔

(الف) گورنر (ب) وزیراعلیٰ (ج) وزیراعظم (د) صدر

7۔ صوبے کی انتظامیہ کا سربراہ ہوتا ہے۔

(الف) گورنر (ب) وزیراعظم (ج) صدر (د) وزیراعلیٰ

8۔ انتظامی امور کے لئے صوبے کا سربراہ ہوتا ہے۔

(الف) گورنر (ب) وزیراعلیٰ۔ (ج) چیف سیکرٹری (د) صدر

9۔ ہائی کورٹ کا جج کتنے سال کی عمر تک اپنے عہدے پر فائز رہ سکتا ہے۔

(الف) 60 (ب) 62 (ج) 64 (د) 66

10۔ لارڈ رپن نے مقامی حکومتوں کا نظام کب نافذ کیا۔

(الف) 1884ء (ب) 1890 (ج) 1882ء (د) 1885

11۔ صدر ایوب نے بنیادی جمہوریتوں کا حکم نامہ کب جاری کیا۔

(الف) 1957ء (ب) 1956ء (ج) 1958ء (د) 1959ء

12۔ ناظم کا انتخاب کتنے سال کے لئے ہوتا ہے۔

(الف) دو سال (ب) چار سال۔ (ج) تین سال (د) پانچ سال

taleemcity.com

13۔ ضلع کونسل کا سربراہ ہوتا ہے۔
(الف) ضلعی ناظم (ب) ضلعی نائب ناظم (ج) یونین ناظم (د) تحصیل ناظم

14۔ ناظم کی کم سے کم تعلیمی قابلیت کتنی ہوتی ہے۔
(الف) میٹرک (ب) ایف اے (ج) بی اے (د) ایم اے

15۔ تین سیکرٹری ہوتے ہیں۔
(الف) ضلعی انتظامیہ میں (ب) یونین انتظامیہ میں (ج) تحصیل انتظامیہ میں (د) ٹاؤن انتظامیہ میں

16۔ ان کا دورِ حکومت سنہری دور کہلاتا ہے۔
(الف) حضرت ابوبکر کا (ب) حضرت عمر کا (ج) حضرت عثمان کا (د) حضرت علی کا۔

17۔ ان کا دورِ حکومت سنہری دور کہلاتا ہے۔
(الف) حضرت ابوبکر کا (ب) حضرت عمر کا (ج) حضرت عثمان کا (د) حضرت علی کا

18۔ حضرت عمر کے دور میں مجلس شوریٰ کے کتنے حصے تھے۔
(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

19۔ حضرت عمر کے دور میں سلطنت اسلامیہ کتنے صوبوں میں تقسیم تھی۔
(الف) 19 (ب) 12 (ج) 14 (د) 16

20۔ حضرت عمر کے دور میں ....حکومت بہت مضبوط تھی۔
(الف) اسلامی (ب) صوبائی (ج) انتظامی (د) مرکزی

21۔ وفاقی حکومت کا نظم و نسق چلانے کے لئے حکومت کو کتنے شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔
(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

22۔ وزیراعظم کا انتخاب کرتا ہے۔
(الف) سینٹ (ب) صوبائی اسمبلی (ج) قومی اسمبلی (د) گورنر

23۔ صدر کا انتخاب کتنے سال کے لئے ہوتا ہے۔
(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 6

24۔ وفاقی کابینہ میں کتنے قسم کے وزراء ہوتے ہیں۔
(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

25۔ ضلعی انتظامیہ کا سربراہ ہوتا ہے۔
(الف) ٹی ایم او (ب) ای ڈی او (ج) ڈی سی او (د) یونین ناظم

26۔ یونین کونسل میں مرد جنرل کونسلر ہوتے ہیں۔
(الف) 1 (ب) 2 (ج) 3 (د) 4

taleemcity.com

27- پاکستان کے قیام سے لے کر آج تک انتہائی طاقتور رہی ہے۔

(الف) افسر شاہی (ب) جاگیردار طبقہ (ج) انتظامیہ (د) عدلیہ۔

28- پاکستان کے سرکاری ملازمین کی تنخواہیں ہیں۔

(الف) بہت زیادہ (ب) بہت قلیل (ج) درمیانی۔ (د) اچھی

29- انتظامیہ پر کنٹرول کی مجاز ہوتی ہے۔

(الف) قومی اسمبلی (ب) سینٹ (ج) وفاقی کابینہ (د) مجلس شوریٰ

30- سپریم کورٹ کے ججوں کی تعداد مقرر کرتے ہیں۔

(الف) مجلس شوریٰ (ب) قومی اسمبلی (ج) سینٹ (د) انتظامیہ

31- مقننہ کے بنائے ہوئے قوانین کو لاگو کرتی ہے۔

(الف) عدلیہ (ب) قومی اسمبلی (ج) انتظامیہ (د) مجلس شوریٰ

32- وزیراعظم انتظامیہ کی کارکردگی کے لئے کس کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔

(الف) پارلیمنٹ (ب) کابینہ (ج) عدلیہ (د) قومی اسمبلی

33- پاکستانی سفیروں کی تقرری کرتا ہے۔

(الف) وزیراعظم (ب) چیف جسٹس (ج) صدر (د) گورنر

34- ڈویژن کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے۔

(الف) وفاقی وزیر (ب) وزیر مملکت (ج) صدر (د) وزیراعظم

35- وزیراعلیٰ .... کے ذریعے صوبے کی انتظامیہ کو کنٹرول کرتا ہے۔

(الف) عدلیہ (ب) گورنر (ج) کابینہ (د) چیف سیکرٹری

36- نئی ترمیم کے مطابق پنجاب کے ارکان اسمبلی کی تعداد ہے

(الف) 361 (ب) 371 (ج) 351 (د) 381

37- اسلامیہ انتظامیہ اور اسلامی ریاست کے حقیقی بانی تھے۔

(الف) حضرت ابوبکر (ب) حضرت عمر (ج) حضرت عثمان (د) حضرت علی

38- حضرت عمر نے جاگیردارانہ نظام کو ختم کر کے .... مزارعوں میں تقسیم کردی۔

(الف) پیسہ (ب) عہدے (ج) زمین (د) مکانات

39- حضرت عمر نے سلطنت اسلامیہ کے لئے مالی پالیسی کی بنیاد کتنے اصولوں پر رکھی۔

(الف) 3 (ب) 2 (ج) 4 (د) 7

taleemcity.com

40- سول انتظامیہ کا............ سے ہرگز کوئی تعلق نہیں ہوتا۔
(الف) پیسے۔ (ب) حکمرانوں (ج) عدلیہ (د) سیاست

41- ضلع کونسل کے ارکان کی کل تعداد کی کتنے فیصد نشستیں عورتوں کے لئے مخصوص ہے۔
(الف) 33 فیصد (ب) 32 فیصد (ج) 31 فیصد (د) 30 فیصد

42- قومی اہمیت کے کسی مسئلہ پر صدر پاکستان مشورہ طلب کر سکتا ہے۔
(الف) وزیراعظم سے (ب) گورنر سے (ج) سپریم کورٹ سے (د) کابینہ سے

43- سپریم کورٹ کا چیف جسٹس کتنے سال کی عمر تک اپنے عہدے پر برقرار رہتے ہیں۔
(الف) 65 (ب) 63 (ج) 61 (د) 66

44- وزارت کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے۔
(الف) وزیرمملکت (ب) چیف جسٹس (ج) وزیراعظم (د) وفاقی وزیر

45- قومی اسمبلی میں اقلیتوں کے لئے کتنی نشستیں مقرر ہیں۔
(الف) 5 (ب) 10 (ج) 15 (د) 20

46- ماتحت دفتر کا سربراہ کہلاتا ہے۔
(الف) ڈائریکٹر (ب) وفاقی وزیر۔ (ج) وزیرمملکت (د) سیکرٹری

47- جب تک............ چاہے گورنر اپنے عہدے پر برقرار رہ سکتا ہے۔
(الف) کابینہ (ب) وزیراعظم۔ (ج) مجلس شوریٰ (د) صدر

taleemcity.com

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات (مشقی)

1	ب	2	الف	3	ب	4	ب	5	ج
6	الف	7	ب	8	الف	9	ب	10	ب

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات (اضافی)

1	الف	2	ج	3	الف	4	د	5	ب
6	الف	7	د	8	ج	9	ب	10	الف
11	د	12	ب	13	ب	14	الف	15	ب
16	ب	17	الف	18	الف	19	ج	20	د
21	ب	22	ج	23	د	24	الف	25	ج
26	د	27	الف	28	ب	29	د	30	الف
31	ج	32	الف	33	ج	34	ب	35	د
36	ب	37	ب	38	ج	39	الف	40	د
41	الف	42	ج	43	الف	44	د	45	ب
46	الف	47	د						

taleemcity.com